Fikr-o-Nasar (Islamabad) 16:8 (1979)

تبصرہ کتب

سوانح حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری

مؤلف : سید ابو الحسن علی ندوی

ناشر : مکتبہ رشیدیہ، ۳۲ - اے شاہ عالم مارکیٹ لاہور

صفحات : ۳۵۲

قیمت : ۲۰ روپے

مولانا عبد القادر رائے پوری (م ۱۶ اگست ۱۹۶۲ء) ماضی قریب کے بلند پایہ صاحبان اصلاح و ارشاد میں سے ایک تھے۔ ان کا مولد و مدفن موضع ''ڈھڈیاں،، ضلع سرگودھا ہے۔ حصول تعلیم کے بعد مولانا رشید احمد گنگوہی کے خلیفہ مجاز حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوری کے ہاتھ پر بیعت کی اور ''رائے پور،، میں سکونت اختیار کر لی۔ اسی سبب سے ''رائے پوری،، کی صفت نسبتی ان کے نام کا جزو بن گئی۔

مولانا رائے پوری کا حلقہ اصلاح و ارشاد بہت وسیع تھا۔ مختلف طبقوں میں سے لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے ان سے دینی نفع حاصل کیا ہے۔ انھوں نے اوراد و وظائف کے ساتھ اصلاح اخلاق پر زور دیا ہے۔ ان کے یہ الفاظ کس قدر حقیقت پر مبنی ہیں کہ ''اصلاح کے لئے فقط ذکر کافی نہیں اخلاق کی درستگی کرنی چاهئے (ص ۹۱) اسي طرح ''عمل،، پر زور دیتے تھے۔ مرحوم ۱۳۶۹ھ میں آخری بار فریضہ حج ادا کرکے آئے تو حج کے واردات اور احوال بیان کرتے ہوئے بار بار یہ واقعہ سنایا :

''میں دیکھتا تھا کہ اللہ کے بندے بیت اللہ سے چمٹے چمٹے اور اس کا غلاف ہاتھوں میں پکڑ پکڑ کے اور خوب رو رو کے ان باتوں کی دعائیں

کرتے تھے جن کے لئے وہ اس عالم اسباب میں اسکائی کوشش بھی نہیں کرتے۔ ان کا یہ حال دیکھ کر میرے دل سے فوارہ کی طرح یہ بات نکلتی تھی کہ تمہاری ان دعاؤں سے بلا پٹرول اور ڈرائیور کے ایک موٹر تو چل ھی نہیں سکتی۔ ساری دنیا الٹ پلٹ کیسے ہو جائے گی،،۔

ان ھی ''صاحب عمل،، بزرگ کے سوانح حیات مولانا ابو الحسن علی ندوی نے لکھی ھے۔ مولف موصوف کو صاحب سوانح سے ارادت مندی کا شرف حاصل ھے۔ انھوں نے صاحب سوانح کے تمام مسترشدین سے ملفوظات اور یاد داشتیں حاصل کر کے انہیں سلیقے سے یکجا کیا ھے۔ جس سے نہ صرف مولانا رائے پوری کی سوانح حیات ضبط ہوگئی ھے بلکہ ان کے دور کی تحریکات، مسائل سلوک اور اصلاح و ارشاد پر قیمتی سواد جمع ہو گیا ھے۔

مؤلف بلند پایہ عالم اور درد دل رکھنے والے مسلمان ھیں۔ انھوں نے اس طرف توجہ دلائی ھے کہ اخلاص و روحانیت، صحیح اسلامی اخلاق اور اصلاح نفس کے بغیر کوئی انقلاب کامیاب نہیں ہو سکتا اور یہ روح پوری کتاب میں موجود ھے۔

کتاب کے آٹھویں باب میں مولانا رائے پوری کے سیاسی رجحانات کا ذکر کیا گیا ھے اس ضمن میں تقسیم ھند کے بارے میں ان کی رائے بیان کی گئی ھے۔ جس سے علماء و مشائخ نے اختلاف کیا اور اختلاف کرنے والوں کے پاس دلائل بھی تھے۔ تاہم دیانت کا تقاضا یہی تھا کہ صاحب سوانح کے افکار و رجحانات بلا کم و کاست بیان کر دئے جائیں۔

یہ کتاب ھندوستان میں دو بار طبع ہو چکی ھے۔ پاکستان میں پہلی بار مکتبہ رشیدیہ نے شائع کی ھے طباعت اور جلد بندی معیاری ھے۔

اکا دکا کتابت کی اغلاط پائی جاتی ھیں۔ مثال کے طور پر صفحہ ۴۴ پر

مولانا لطف اللہ علی گڑھی کو لطیف اللہ لکھا گیا ہے اور صفحہ ۹۴ پر مولانا غلام رسول (م ۱۲۹۱ھ) کے وطن ''قلعہ سیہان سنگھ'' کو قلعہ سہیان سنگھ'' کتابت کیا ہے ۔

(اختر راھی)

برصغیر میں مسلم فکر کا ارتقاء

مصنف : قاضی جاوید : (لاھور، ادارۂ ثقافت پاکستان ،
۱۹۷۷) ۲۲۷ صفحات — اشاریہ

طباعت : گوارا، ٹائیٹل دیدہ نازیب، قیمت : ۲۰ روپے

بر صغیر میں مسلم فکر کی تاریخ پر بہت کم لکھا گیا ہے ۔ اس لحاظ سے قاضی جاوید صاحب کی یہ کوشش نہایت گراں قدر ہے ۔ مصنف اس تاریخ کو تین جلدوں میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ھیں ۔ زیر تبصرہ کتاب ان میں سے پہلی جلد ہے جو برصغیر میں مسلمانوں کی آمد سے دور مغلیہ تک کے فکری سفر کی تاریخ ہے ۔ استعماری دور اور آزادی کے بعد کی فکری تاریخ بالترتیب دوسری اور تیسری جلدوں کا موضوع ھیں ۔ کتاب محض واقعاتی ھی نہیں بلکہ توجیہاتی تاریخ بھی پیش کرتی ہے ۔

مصنف نے فکری تاریخ بیان کرتے ہوئے متعلقہ عہد کے فکری رجحانات کا عمومی تجزیہ پیش کرنے کی بجائے اس عہد کا اس کی نمایاں شخصیات کے حوالے سے مطالعہ کیا ہے ۔ چنانچہ مغل دور تک کی فکری تاریخ کو چھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ پہلے باب میں مسلمانوں کی سندھ میں آمد سے لے کر خاندان تغلق تک کے زمانے کو سید علی ھجویری اور چشتیہ سلسلے کے مشائخ کے حوالے سے پیش کیا ہے ۔ اس باب میں سہروردیہ کا ذکر محض سرسری ہے ۔